صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 18 ستمبر 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 18 ستمبر 2015ء 3ذوالحج 1436 ہجری 18 تبوک 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 214

شاہد۔ مبشر۔ نذیر۔ سراج منیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے۔
اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور ایک منور کردینے والے سورج کے طور پر۔ (الاحزاب:47,46)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

میں صبر کروں گا:

ایک دفعہ کفار مکہ نے آنحضرت ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اللہ آپ کے لئے باغات اور محل اور سونے چاندی کے خزانے مہیا کرے تو آپ نے فرمایا میں تمہاری طرف اس مقصد کے لئے نہیں بھیجا گیا اللہ نے تو مجھے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے اگر تم مجھے قبول کروگے تو دنیا اور آخرت میں برکتیں حاصل کروگے اور اگر تم مجھے رد کردوگے تو میں صبر کروں گا یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے۔

(سیرت ابن ھشام جلد1 صفحہ 296 باب مادار بین رسول اللّٰہ و بین رؤساء قریش)

سب سے زیادہ مظلوم:

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ کی راہ میں جتنا مجھے ڈرانے کی کوشش کی گئی کسی اور کے لئے ایسی کوشش نہیں ہوئی اور راہ مولیٰ میں جتنی اذیت مجھے دی گئی اتنی کسی اور کو نہیں دی گئی۔ (جامع ترمذی کتاب القیامۃ حدیث نمبر :2396)

رسول اللہؐ کا دل:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے میں گویا رسول اللہ ﷺ کو (اس وقت) دیکھ رہا ہوں آپ نبیوںؑ میں سے ایک نبی کے متعلق بیان فرما رہے تھے جس کو اس کی قوم نے مارا اور خون آلود کردیا اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے میرے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار حدیث :3218)

خدا کی راہ میں قربانی:

حضرت جندب بن سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ایک انگلی ایک غزوہ میں زخمی ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے مخاطب کرکے فرمایا۔ تو تو صرف ایک انگلی ہے جو خدا کی راہ میں زخمی ہوئی ہے اور دکھ پہنچا ہے۔ (میں تو سارا وجود خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں) (صحیح بخاری کتاب الجھاد باب من ینکب فی سبیل اللّٰہ حدیث نمبر 2591)

اللہ نے ذمہ لیا ہے:

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رات کے وقت آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی غرض سے پہرہ لگایا جاتا تھا۔ مگر جب آیت واللّٰہ یعصمك من الناس نازل ہوئی تو آپ نے خیمے سے باہر جھانکا اور فرمایا: اے لوگو اب تم جاسکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی ذمہ داری لے لی ہے۔ (جامع ترمذی کتاب التفسیر سورۃ مائدہ۔ حدیث :2972)

پاک تبدیلی

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو بیوت الذکر کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنی ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہو گی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوٰۃ کے حق ادا ہوں گے۔ جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔ جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔ اور جب یہ ہوگا تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کے لئے اُترے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر طاقتوں اور حسن کے جلووں سے ہماری مدد کو آئے گا اور دنیا دار ممالک اور دنیاوی طاقتوں کے عوام کے دل اللہ تعالیٰ اس طرف پھیر دے گا۔ ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی اور دنیا آنحضرت ﷺ کے مقام کو پہچان کر آپ کے جھنڈے تلے آئے گی۔ توحید کا قیام ہوگا اور خدا تعالیٰ کی ذات کے انکاری خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنا حق ادا کرکے یہ نظارے دیکھنے والے ہوں۔“

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

☆..............☆..............☆

دارالضیافت میں قربانی

۞ بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ ربوہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا =/16,000 روپے
قربانی حصہ گائے =/8,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاءالاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

تاریخ اشاعت احمدیت 3

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

نائیجیریا میں احمدیہ مشن کا آغاز 1921ء

نائیجیریا مغربی افریقہ کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اس ملک کا رقبہ 3 لاکھ 35 ہزار 700 مربع میل ہے۔ اس کے صدر مقام کا نام لیگوس ہے۔ جسے مغربی افریقہ کا لندن کہا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1921ء میں افریقہ میں پہلا احمدیہ مشن قائم کرنے کے لئے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کو ارشاد فرمایا کہ وہ لندن سے (جہاں وہ اشاعت حق میں مصروف تھے) غانا تشریف لے جائیں۔ گولڈ کوسٹ گھانا ان دنوں عیسائیت کا مرکز تھا۔ جہاں شمالی اور جنوبی نائیجیریا سے لوگ آ کر آباد ہو گئے تھے۔ یہاں صرف فینٹی قوم مسلمان تھی جس رات حضرت مولانا نیر صاحب وہاں پہنچے اسی رات اس قوم کے امیر جس کا نام مہدی تھا، نے رسول خدا ﷺ کو خواب میں دیکھا بعد میں جب حضرت مولانا نیر صاحب کا ان لوگوں سے رابطہ ہوا تو یہ بہت خوش ہوئے اور پھر ایک دن ایسا آیا کہ ایک ہی دن میں ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ جب فینٹی قوم احمدی ہوئی تو آپ کی توجہ نائیجیریا کی طرف مبذول ہوئی۔ چنانچہ آپ پہلی بار بذریعہ جہاز 18/اپریل 1921ء کو نائیجیریا کے صدر مقام لیگوس پہنچے۔ اس وقت لیگوس میں 35 ہزار مسلمان اور 20 ہزار عیسائی تھے۔ علم، دولت، تجارت اور سرکاری عہدے عیسائیوں کے ہاتھ میں تھے۔ عیسائیوں کے 40 مدارس تھے جبکہ مسلمانوں کا فقط ایک مدرسہ تھا اور مسلمانوں کی علمی و مالی حالت ناگفتہ بہ تھی۔

حضرت مولانا نیر صاحب نے لیکچرز اور تقاریر کا ایک باقاعدہ سلسلہ شروع کر دیا جس کے نتیجہ میں سعید روحیں احمدیت کی طرف کشاں کشاں آنے لگیں۔ (الفضل 8/اگست 1921ء ص2)

لیگوس میں ایک فرقہ اہل قرآن کہلاتا تھا۔ جن کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی۔ یہ چکڑالویوں جیسے اہل قرآن نہیں تھے۔ بلکہ ان کو ان سے اختلاف ہے۔ یہ کہتے تھے کہ تفسیر جلالین کو قرآن پر سبقت نہیں دینی چاہئے۔ ان کے بارہ اکابر نے حضرت مولانا نیر صاحب سے ملاقات کی۔ اپنے عقائد بتائے تو حضرت نیر صاحب نے ان کی تائید فرمائی۔ گفتگو کے دوران انہوں نے بتایا کہ بارہ برس ہوئے ہمارے سابق امام جماعت نے مرنے سے پہلے خوشخبری دی تھی کہ ایک سفید رنگ کا آدمی (White Man) آئے گا جو مسیح موعود کی خبر دے گا اور اہل قرآن کی تصدیق کرے گا۔ یہ پیشگوئی آپ کے وجود سے پوری ہوئی۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ (الفضل 23 جون 1921ء ص7)

شمالی نائیجیریا کے اہم شہروں میں سے ایک شہر زاریہ بھی ہے اور امیر زاریہ دس لاکھ لوگوں پر حکومت کرتا تھا۔ جس کا نام صالح محمد تھا۔ حضرت مولانا نیر صاحب ان لوگوں کو پیغام پہنچانے کے لئے گئے اور ایک ہفتہ وہاں قیام فرمایا اور تقریباً روزانہ وعظ کرتے۔ گھر پر متلاشیان حق کا تانتا بندھا رہا۔ وہاں کے امام اور اس کے نائب دونوں احمدیت میں داخل ہو گئے اور ان کے ساتھ ہزاروں لوگوں نے کمال اخلاص دکھایا اور سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ (الفضل 16 نومبر 1922ء ص2)

امیر زاریہ آپ کے اخلاق، کردار اور گفتار سے بہت خوش ہوا اور اپنی خوشنودی کا اظہار ان تحائف سے کیا جو اس نے آپ کو دیئے۔ کیونکہ ایسے بیش قیمت تحائف صرف گورنر کو پیش کئے جاتے تھے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر تین سال نائیجیریا ٹھہرے اور دن رات دعوت الی اللہ کے لئے سعی فرماتے رہے۔ ہزاروں لوگ ظلمات سے نکل کر روشنی میں آئے۔ حضرت مولانا کو مغربی افریقہ میں بڑی جدوجہد کرنا پڑی تھی۔ شمالی افریقہ سے واپس آ کر آپ کم و بیش چار ماہ بیمار رہے۔ گورنمنٹ ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ ڈاکٹر نے تبدیلی آب و ہوا کا مشورہ دیا تو آپ عازم لندن ہوئے۔

لیگوس جماعت نے آپ کو بڑے اخلاص اور محبت کے ساتھ رخصت کیا۔ مدرسہ کے طلباء صفوں میں کھڑے جھنڈے تھامے ہوئے تھے۔ جن پر خدا حافظ مولوی صاحب لکھا ہوا تھا۔ بچوں نے پہلے عربی نعت پڑھی۔ پھر یوروبا اور انگریزی میں برطانیہ کا قومی ترانہ گایا۔

آپ 21 دسمبر کو لیگوس سے روانہ ہو کر 6 جنوری 1923ء کو ساحل انگلستان اترے۔

(الفضل 5 مارچ 1923ء ص2)

نائیجیریا اور اس کا ماحول

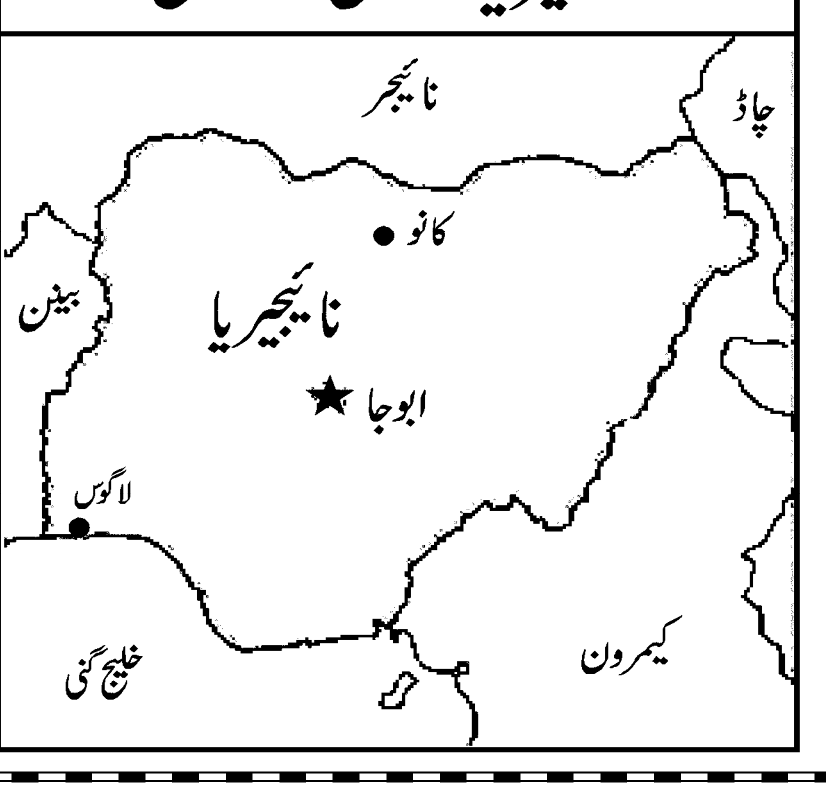

حضرت مولانا نیر صاحب کا مختصر تعارف

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر دسمبر 1883ء میں ریاست کپورتھلہ میں پھگواڑہ کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پھگواڑہ میں ہی حاصل کی۔ بعد میں قادیان میں بھی اپنی تعلیم کو جاری رکھا، فارسی و سنسکرت کے باہمی ایک ہی نسل سے ہونے پر آپ نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا جس پر آپ کو B.Phill کا ڈپلومہ دیا گیا۔

آپ نے قبول احمدیت کی سعادت حضرت منشی حاجی حبیب الرحمان صاحب کپورتھلوی کے ذریعہ پائی۔ 18 دسمبر 1905ء میں آپ قادیان آگئے اور مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ جب روزنامہ الفضل کا آغاز ہوا تو آپ بطور معاون اس میں ملکی واقعات پر تبصرہ فرماتے۔ 1917ء کو آپ نے حج کی سعادت پائی۔

آپ حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر 15 جولائی 1919ء کو لندن کے لئے عازم سفر ہوئے اور 15/اگست 1919ء کو پیرس پہنچے۔ دوران سفر جہاز میں دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ حضرت نیر صاحب تقریروں، تحریروں، تقسیم لٹریچر، خطوط کے ذریعہ اشاعت دینیہ بجالاتے۔ دسمبر 1919ء میں صرف دو ہفتوں میں چودہ انگریز احمدیت میں داخل ہوئے۔ حضرت نیر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر 9 فروری 1921ء کو انگلستان سے نائیجیریا کے لئے روانہ ہوئے اور سیرالیون میں احمدی انوار پھیلاتے ہوئے 8/اپریل 1921ء کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس پہنچے۔ دوران سفر جہاز میں چار لوگوں نے احمدیت قبول کی اور پھر سیرالیون میں آپ نے 4 ہزار آدمیوں کے احمدی ہونے کی خوشخبری سنائی اور نائیجیریا میں ایک ہی دن میں دس ہزار افراد احمدیت کی آغوش میں آنے کی فرحت بخش خبر بھی آپ ہی نے سنائی۔ جس سے ہر طرف احمدیت کا چرچا ہونے لگا۔

حضرت نیر صاحب 1921ء میں واپس تشریف لے آئے۔ اگرچہ آپ کا قیام بہت ہی مختصر تھا تاہم اس دور میں نہ صرف احمدیت کا پیغام دور دراز علاقوں میں پھیلا کثیر لوگ احمدیت میں شامل ہوئے اور گہرے اور انمٹ نقوش قائم ہوئے۔ واپسی پر آپ نائب ناظر دعوت الی اللہ مقرر ہوئے۔ 1936ء میں شعبہ نشر و اشاعت بھی آپ کے سپرد کر دیا گیا۔ 17 دسمبر 1948ء کو نیر احمدیت بھرپور زندگی گزارنے کے بعد اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گیا۔ (ملخص از نیر احمدیت)

قہری تجلی

حضرت مولوی محمد الیاس صاحب مرحوم نے بیان فرمایا کہ تین اشخاص نے شدید مخالفت کی۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان کہ یہ تینوں خدا تعالیٰ کے قہر کے نیچے آ کر رسوا ہوئے۔ ان واقعات کی تفصیل بہت دردناک ہے مگر ایک پہلو سے بہت ایمان افروز ہے۔ آپ کا دشمن تھا جو اپنے تعویذوں کے ذریعہ یہ کوشش کیا کرتا تھا کہ آپ کی بیوی آپ سے متنفر ہو جائے اور چھوڑ کر چلی جائے۔ اس کا اپنا انجام یہ ہوا کہ وہ اپنی ایک رشتہ دار عورت کے ساتھ بدنام ہوا اور گھر سے ایسا بھاگا کہ پھر کبھی اپنے گھر کا رخ نہ کیا۔ دوسرا دشمن اکبر بادشاہ تھا جو زبردست تیراک تھا اور کہا کرتا تھا کہ محمد الیاس جب دریا پر نہانے آئے گا تو میں اسے دریا میں غرق کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی شان کہ وہ خود دریا میں نہاتے ہوئے ڈوب کر ہلاک ہو گیا۔ تیسرے معاند کی داستان عبرت اس طرح ہے کہ ایک بااثر زمیندار اور نمبردار تھا اس نے سوشل بائیکاٹ کے ذریعہ ظلم کی انتہا کر دی۔ اس پر خدا تعالیٰ کی گرفت اس رنگ میں آئی کہ پہلے اس کی بیوی تپ دق سے فوت ہوئی، پھر تین بیٹے یکے بعد دیگرے اسی بیماری سے اس کی نظروں کے سامنے رخصت ہوئے۔ جائیداد جوئے میں لٹ گئی۔ نمبرداری بھی جاتی رہی اور اتنا تنگ دست ہوا کہ بالآخر تانگہ چلا کر گزراوقات کرنے لگا۔

ایک روز عجیب واقعہ ہوا کہ حضرت مولوی صاحب ایک تانگے میں سوار ہوئے اور تانگے والے سے لوگوں کا حال ایک ایک کر کے پوچھنے لگے۔ مکرم خان کا حال دریافت کیا تو تانگے والے نے جو نیچے پائیدان پر بیٹھا ہوا تھا نظر اٹھا کر اوپر دیکھا اور ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ کہنے لگا کہ میں ہی وہ بدبخت ہوں جس نے حق کی مخالفت کر کے دین و دنیا دونوں کو اپنے ہاتھوں سے گنوا دیا۔

(حیات الیاس ص36,34)

مکرم انیس احمد نفیس صاحب

خطبہ حجۃ الوداع کے روح پرور اور وجد آفریں مضامین

حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری حج میں جو خطبہ ارشاد فرمایا اس خطبہ کو ہم خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس خطبہ میں اسلامی تعلیمات کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے جو عالمی وحدت اور امن کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے جبکہ آج دنیا گلوبل ویلج میں بدل چکی ہے اور ایسے وقت میں ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں تبھی ہم عالمی امن قائم کرسکیں گے اور عالمی وحدت کے ایجنڈے کو حاصل کرسکیں گے۔ جیسا کہ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا رب ایک ہے، تم سب آدم کی اولاد ہو۔ کوئی قوم بھی دوسری قوم سے افضل نہیں ہے سوائے اس کے کہ خدا کی نگاہ میں کوئی تقویٰ میں اعلیٰ ہو۔ آپ نے سابقہ خونوں کو بھی ختم کردیا اور آپ نے فرمایا خون کا بدلہ لینے کی ذمہ دار اب حکومت ہوگی کسی کو حق نہیں کہ وہ خود سے خون کا بدلہ لے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرمؐ کا گواہی لینا

حضرت مسیح موعود آنحضرت ﷺ کے وقت پر مبعوث ہونے اور دین حق کے کامل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے حجۃ الوداع کے متعلق فرماتے ہیں:

”...... آنحضرت ﷺ درحقیقت ایسے وقت میں آئے تھے جس وقت میں ایک سچے اور کامل نبی کو آنا چاہئے۔ پھر جب ہم دوسرا پہلو دیکھتے ہیں کہ آنجناب ﷺ کس وقت واپس بلائے گئے تو قرآن صاف اور صریح طور پر ہمیں خبر دیتا ہے کہ ایسے وقت میں بلانے کا حکم ہوا کہ جب اپنا کام پورا کرچکے تھے .... تب ان تمام باتوں کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی جس کا ماحصل یہی ہے کہ نبوت کے تمام اغراض پورے ہوگئے اور اسلام دلوں پر فتح یاب ہوگیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر اعلان دے دیا کہ یہ سورت میری وفات کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ اس کے بعد حج کیا اور اس کا نام حجۃ الوداع رکھا اور ہزار ہا لوگوں کی حاضری میں ایک اونٹنی پر سوار ہوکر ایک لمبی تقریر کی اور کہا کہ سنو! اے خدا کے بندو! مجھے میرے رب کی طرف سے یہ حکم ملے تھے کہ تا میں یہ سب احکام تمہیں پہنچادوں پس کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ یہ سب باتیں میں نے تمہیں پہنچا دیں۔ تب ساری قوم نے بآواز بلند تصدیق کی کہ ہم تک یہ سب پیغام پہنچائے گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آسمان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اے خدا ان باتوں کا گواہ رہ اور پھر فرمایا کہ یہ تمام تبلیغ اس لئے مقرر کی گئی کہ شاید آئندہ سال میں تمہارے ساتھ نہیں ہونگا۔ اور پھر دوسری مرتبہ تم مجھے اس جگہ نہیں پاؤ گے۔ تب مدینہ میں جاکر دوسرے سال میں فوت ہوگئے اللّٰھم صلّ علیہ وبارك وسلم۔...........“

(نور القرآن جلد نمبر 1)

کلمہ شہادت کا عملی نمونہ قائم کر دکھایا

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سورۃ النصر آیت 2 کی تشریح کرتے ہوئے حجۃ الوداع کے ضمن میں فرماتے ہیں:

”ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم متمم مکارم اخلاق اور انسانی شخصی اصلاح، معاشرت وخانہ داری، اپنے وبیگانے سے تعلقات کیسے چاہئے عبادات و معاملات، سیاست وتمدن اور اطاعت اولی الامر وغیرہ کی اصطلاحات کے لئے دنیا میں رونق افروز ہوئے مگر اصل اصول آپ کی تعلیمات کا اشھد ان لا الٰہ ...... تھا۔ جب یہ مضمون مکہ و مدینہ اور ان کے نواحی میں قائم ہوگیا تو داعی اجل کو لبیک کہہ دی۔ ایک لاکھ چالیس ہزار کے مجمع حجۃ الوداع میں الاھل بلغت (صحیح بخاری، کتاب العلم باب لیبلغ العلم الشاھد الغائب) پکار کراکا سی روز بعد اس دنیا سے کوچ کردیا مگر جو بیج بویا تھا اس کا وہ درخت بنا جس نے پہلے تمام عرب پر اپنا سایہ کردیا اور یہ واقعہ دنیوی تاریخ میں سپر نیچر کا رنگ رکھتا ہے کیونکہ تاریخ کے صفحہ پر ایسا عملی رنگ کسی مصلح کے زمانہ کا نظر نہیں آتا۔“

(خطابات نور صفحہ 259)

بنی نوع انسان میں مساوات کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دیباچہ تفسیر القرآن میں خطبہ حجۃ الوداع کے بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

”یہ مختصر خطبہ بتاتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کو بنی نوع انسان کی بہتری اور اُن کا امن کیسا مدنظر تھا اور عورتوں اور کمزوروں کے حقوق کا آپ کو کیسا خیال تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محسوس کررہے تھے کہ اب موت قریب آرہی ہے شاید اللہ تعالیٰ آپ کو بتا چکا تھا کہ اب آپ کی زندگی کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔...... آپ نے نہ چاہا کہ جب تک اس تفرقہ اور امتیاز کو آپ مٹا نہ دیں اس دنیا سے گزر جائیں۔ وہ ایک دوسرے کے حقوق پر چھاپے مارنا اور ایک دوسرے کی جان اور مال کو اپنے لئے جائز سمجھنا جو ہمیشہ ہی بداخلاقی کے زمانہ میں انسان کی سب سے بڑی لعنت ہوتا ہے۔ آپ نے نہ چاہا کہ جب تک اس روح کو کچل نہ دیں اور جب تک بنی نوع انسان کی جانوں اور اُن کے مالوں کو وہی تقدس اور وہی حرمت نہ بخش دیں جو خدا تعالیٰ کے مقدس مہینوں اور خدا تعالیٰ کے مقدس اور بابرکت مقاموں کو حاصل ہے آپ اس دنیا سے گزر جائیں۔ کیا عورتوں کی ہمدردی، ماتحت لوگوں کی ہمدردی، بنی نوع انسان میں امن اور آرام کے قیام کی خواہش اور بنی نوع انسان میں مساوات کے قیام کی خواہش اتنی شدید دنیا کے کسی اور انسان میں پائی جاتی ہے؟ کیا آدمؑ سے لے کر آج تک کسی انسان نے بھی بنی نوع انسان کی ہمدردی کا ایسا جذبہ اور ایسا جوش دکھایا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں آج تک عورت اپنی جائیداد کی مالک ہے جبکہ یورپ نے اس درجہ کو اسلام کے تیرہ سو سال بعد حاصل کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والا ہر شخص دوسرے کے برابر ہوجاتا ہے خواہ وہ کیسی ہی ادنیٰ اور ذلیل سمجھی جانے والی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ حریت اور مساوات کا جذبہ صرف اور صرف اسلام نے ہی دنیا میں قائم کیا ہے اور ایسے رنگ میں قائم کیا ہے کہ آج تک بھی دنیا کی دوسری قومیں اس کی مثال پیش نہیں کرسکتیں۔ ہماری (بیت الذکر) میں ایک بادشاہ اور ایک معزز ترین مذہبی پیشوا اور ایک عامی برابر ہیں اُن میں کوئی فرق اور امتیاز قائم نہیں کرسکتا جبکہ دوسرے مذاہب کے معبد بڑوں اور چھوٹوں کے امتیاز کو اب تک ظاہر کرتے چلے آئے ہیں......“

(دیباچہ تفسیر القرآن)

حجۃ الوداع کے بعد معمولات زندگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کے ارشاد کرنے کے بعد کے حالات و معمولات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

”رسول کریم ﷺ اس حج سے واپس آنے کے بعد برابر مسلمانوں کے اخلاق اور اُن کے اعمال کی اصلاح میں مشغول رہے اور مسلمانوں کو اپنی وفات کے دن کی امید کے لئے تیار کرتے رہے۔ ایک دن آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ آج مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ اُس دن کو یاد کرو جب خدا تعالیٰ کی نصرتیں اور اُس کی طرف سے فتوحات گزشتہ زمانہ سے بھی زیادہ زور سے آئیں گی اور ہر قوم وملت کے لوگ اسلام میں فوج در فوج داخل ہونے شروع ہوں گے۔ پس اے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اب تم خدا تعالیٰ کی تعریف میں لگ جاؤ اور اس سے دعا کرو کہ وہ دین کی بنیاد جو تم نے قائم کی ہے اس میں سے ہر قسم کے رخنوں کو خدا تعالیٰ دور کردے۔ اگر تم یہ دعائیں کرو گے تو خدا تعالیٰ ضرور تمہاری دعاؤں کو سنے گا......“

(دیباچہ تفسیر القرآن)

قومی خدمت کا صحیح جذبہ بیدار کردیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

”آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک وعظ فرمایا جس میں اور باتوں کے علاوہ آپ نے ایک یہ بات بھی بیان فرمائی کہ دیکھو عرب میں بعض قبائل پر خون کے حق قائم ہیں کیونکہ انہوں نے اُن کے آدمی مار ڈالے تھے۔ مگر کبھی نہ کبھی یہ چیز ختم ہونی چاہئے ورنہ عرب کی طاقت بالکل ٹوٹ جائے گی۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ ہر خون کا بدلہ لینے کی حکومت ذمہ دار ہوگی افراد کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ خود بخود کسی قتل کا بدلہ لیں۔ باقی رہے پچھلے خون سو آج میں اُن سارے خونوں کو معاف کرتا ہوں اب کسی کا کوئی حق نہیں کہ وہ اُن میں سے کسی خون کا بدلہ لے۔ اس پر سب لوگ تسلی پا گئے اور امن قائم ہوگیا۔ ورنہ اگر وہ خون باقی رہتے تو اسلامی زمانہ میں بھی خونریزی کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوجاتا۔ رسول کریم ﷺ نے اس قومی خدمت کے غلط جذبہ کو ایک نیک رو سے بدل دیا اور بتایا کہ یہ قومی خدمت نہیں قوم کی تباہی کی صورت ہے اور اس طرح قومی خدمت کا صحیح جذبہ پیدا کرکے عرب کو ایک بلاء عظیم سے نجات دلوادی۔“

(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 180)

قوم قوم میں کوئی تفریق نہیں کی جاسکتی

تمام بنی نوع انسان کو اس صورت میں فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے جب وہ تمام بنی نوع انسان کو اخوت اور مساوات کے مقام پر لا کھڑا کرے اور کسی امتیاز یا تفریق کو جائز نہ سمجھے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

”......(دین) نے انسان انسان کے درمیان ہر امتیاز اور ہر تفریق کو مٹا کر رکھ دیا ہے اور اس طرح ہر انسان کی عزت اور توقیر کو قائم کیا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے جو خطبہ دیا اس میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اَلَا ہوشیار ہوجاؤ اور کان

کھول کر سنو کہ تمہارا ربّ ایک ہے وہ ایک ذات ہے جس کی ربوبیت کے نتیجہ میں تمام اقوام مختلف فاصلے طے کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچ گئی ہیں کہ ان تمام اقوام کی روحانی اور اخلاقی استعدادیں اور صلاحیتیں ایک جیسی ہوگئی ہیں اور اب وہ آخری شریعت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوگئی ہیں۔ تمہارا پیدا کرنے والا ایک ہے اس نے تمہاری جسمانی اور روحانی استعدادوں کو ایک جیسا پیدا کیا ہے۔ قوم قوم میں اس نے فرق نہیں کیا۔ یہ صحیح ہے کہ افراد کا اپنا اپنا ایک ترقی کا دائرہ ہوتا ہے لیکن قوم قوم میں کوئی تفریق نہیں کی جاسکتی......تم یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا باپ بھی ایک ہے یعنی تم سب آدم کی نسل سے ہو غرض تمہارا ربّ پیدا کرنے والا ہے تمہارا باپ آدم ایک ہے۔ اگر تم مختلف باپوں کی اولاد ہوتے تو تم کہتے ہم نے اپنے باپوں سے ورثہ حاصل کیا ہے اور ہمارا باپ بزرگ تر اور برتر تھا اس کے ورثہ میں ہمیں از خود یہ برتر رتبہ مل گیا ہے مگر ایسا کہنا درست نہیں...... جب تمہارا ربّ ایک، جب تمہارا باپ ایک تو تمہیں یہ جان لینا چاہئے کہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے نہ کسی سیاہ کو سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی سرخ رنگ والے کو سیاہ فام پر کوئی فضیلت حاصل ہے......فضیلت کا معیار تمہارے ربّ کی نگاہ میں اوران استعدادوں کے نتیجہ میں جو تمہارے اندر اس نے پیدا کی ہیں ایک ہی ہے اور وہ ہے تقویٰ۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بزرگ تر وہ ہے جو زیادہ متقی ہے لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ کا تو تمہیں پتہ نہیں۔''

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 255)

بعد میں آنے والے روحانی مقام تک پہنچیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ نے ہمیں ایک پژمردہ بھی سنایا تھا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر جب آپ اپنی عمر میں آخری بار ایک بہت بڑے مجمع سے خطاب فرما رہے تھے۔ آپ نے صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے ساری دنیا کے لئے یہ اعلان فرمایا کہ تم یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تم نے میرا قرب حاصل کیا۔ میری زندگی کو، اس کے ہر شعبہ کو، اس کی ہر تفصیل کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اسے اپنے لئے ایک نمونہ بنایا تم نے اپنی زندگیوں کو میرے اسوہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی اور تم میں سے بہت سے اس میں کامیاب ہوئے، اس کے باوجود یہ نہ سمجھنا کہ بعد میں آنے والے تمہارے روحانی مقام تک نہیں پہنچ سکتے اور اس مقام کے دروازے بعد میں آنے والوں کے لئے بند کئے گئے ہیں اور جو دنیا کے دوسرے حصوں میں انسان بستے ہیں اور جو نسلیں بعد میں پیدا ہوں گی اور آنے والے زمانے میں وہ اپنے شعور کو پہنچیں گی۔ وہ میری اور اللہ کی معرفت حاصل کریں گی۔ قرآن کریم کا علم پائیں گے۔''

(خطبات جلسہ سالانہ 1965ء تا 1973ء صفحہ 523)

یہ پیغام ہماری زندگیوں میں داخل ہو جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 1989ء میں خطبہ حجۃ الوداع کے متعلق فرماتے ہیں:

''......آپ نے ہمیں انسانیت کی اعلیٰ اقدار سکھائی ہیں، آپ نے ہمیں عظیم الشان تہذیب عطا کی ہے۔ یہ جاہل اور بیوقوف اور سفلی لوگ اپنی کم فہمی کی وجہ سے اگر ان باتوں پر ہنستے ہیں تو ان کو ہنسنے دو۔ آپ امین بنائے گئے ہیں اور یہ ہے امانت کا مقام کہ کوئی شخص آپ سے خوف نہیں کھائے گا کیونکہ اس کی عزت آپ کے ہاتھوں میں محفوظ ہوگی، اس کی شرافت آپ کے ہاتھوں میں محفوظ ہے، اس کا نام آپ کے ہاتھوں میں محفوظ ہے، اس کی ملکیت آپ کے ہاتھوں میں محفوظ ہے، اس کے بچے، اس کی بیٹیاں، اس کی بیوی، اس کے اور عزیز سارے آپ کے ہاتھوں میں محفوظ ہیں، اس کی ملکیتیں ہر قسم کی آپ کے ہاتھوں میں محفوظ ہیں۔ کوئی خطرہ آپ کی طرف سے نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ہاتھ سے ہاتھ جب ملاتا ہے تب بھی وہ جانتا ہے کہ محمد مصطفیٰ ؐ کے غلام کے صاف ہاتھوں سے ہاتھ میں ملا رہا ہوں مجھے اس سے بھی کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ ہے وہ پیغام جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری حج کے خطبہ میں دیا تھا اور اس پیغام کو حجۃ الوداع کے خطبہ کے طور پر ہم تمام دنیا کے......خوب جانتے ہیں لیکن اس حد تک جانتے ہیں کہ ان کو علم ہے ایک پیغام تھا۔ اس حد تک نہیں جانتے کہ اس پیغام کا مقصد یہ تھا کہ یہ پیغام ہماری زندگیوں میں داخل ہو جائے، ہمارے خون میں دوڑنے لگے، ہمارے رگ و پے میں سرائیت کر جائے۔......آپ نے اس قدر کو دوبارہ زندہ کرنا ہے، آپ نے اس پیغام کی اہمیت کو اپنی زبان سے نہیں اپنے اعمال سے دنیا کو پہنچانا ہے اور...... آنحضور ﷺ بنی نوع انسان سے جدا ہونے سے پہلے اپنے رفیق اعلیٰ کی طرف لوٹنے سے پہلے جو آخری نصیحت ہمیں کر گئے ہیں اس نصیحت کا احترام جتنا بھی ممکن ہے تصور میں اتنا کرنا ہر عاشق محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرض ہے۔ اس کے بغیر اس کے عشق کا دعویٰ سچا ہی ثابت نہیں ہوسکتا۔''

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 292)

آپس کے تعلقات میں امین مقرر کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ حجۃ الوداع کے حوالے سے امانت کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''......اے لوگو! تمہارے آپس کے خون اور مال تم پر حرام ہیں یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ جس طرح سے یہ دن اور تمہارا یہ شہر اور تمہارا یہ مہینہ حرام یعنی بزرگ ہے۔ دیکھو میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ اے اللہ! تو بھی گواہ رہنا۔ پس جس کے پاس جس کی کوئی امانت ہو اس کو اس کے مالک کو پہنچا دے۔ جس کے پاس جس کی کوئی امانت ہو اس کو اس کے مالک تک پہنچا دے۔ بہت ہی عظیم الشان اور وسیع مضمون ہے۔ خدا نے ہمیں آپس کے تعلقات میں امین مقرر فرمایا ہوا ہے اور جس کا جو حق ہے اس تک پہنچانا یہ امانت داری ہے اور یہ وہ آخری پیغام ہے جس میں حضور اکرم ﷺ نے اسے سب سے نمایاں کر کے آپ کے سامنے رکھا۔ پس جس کے پاس جس کی کوئی امانت ہو اس کو اس کے مالک کو پہنچا دے۔ جاہلیت کا تمام سودی کاروبار آج سے ممنوع قرار پاتا ہے۔.........''

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 294)

بنی نوع انسان کے تعلقات اور عالمی امن

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ حجۃ الوداع کے حوالے سے عالمی امن کے متعلق فرماتے ہیں:

''اے لوگو! تمہارا رب ایک ہی ہے اور تم سب کا باپ بھی ایک ہی ہے، تم سب آدم سے ہو اور آدم مٹی کا پتلا تھا۔ یعنی انسان کو نہ صرف یہ کہ انسانی وحدت کی تعلیم دی اور چونکہ ہم توحید کی صدی میں اس رنگ میں داخل ہو رہے ہیں کہ بنی نوع انسان کو بھی امت وحدہ بنانا ہے۔ اس لئے خطبے کا بڑا گہرا تعلق ہے آج کے مضمون سے۔ آئندہ صدی کے لئے، ہمارے لئے ایک لائحہ عمل ہے ایک عظیم الشان لائحہ عمل ہے، ایک ایسا خوبصورت چارٹر ہے بنی نوع انسان کے تعلقات کو امن اور صلح پر قائم کرنے کے لئے اس سے زیادہ خوبصورت چارٹر کبھی دنیا میں کہیں نہیں لکھا گیا۔ فرماتے ہیں تم سب آدم سے ہو اور آدم مٹی کا پتلا تھا۔ مٹی کا پتلا کہنے میں عجز کی طرف اشارہ ہے۔ عجز کی تعلیم دی گئی ہے کہ تم بڑی بڑی ڈینگیاں مارتے ہو، تھوڑی سی طاقتیں حاصل کر کے متکبر ہو جاتے ہو، تھوڑی سی دولت پا کر تم بے راہ روی اختیار کرنی شروع کر دیتے ہو تو سنو کہ تم مٹی کے بنائے گئے تھے اور یہ مضمون اس میں شامل ہے کہ مٹی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ بے شک بزرگ تو اللہ کے نزدیک تم میں سے وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہے۔.........''

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 296)

سنت نبوی ؐ پر چلے بغیر چارہ نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق تھا کہ بار بار بیان فرماتے تھے پھر یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جو حاضر ہے وہ غائب تک یہ بات پہنچائے اور پھر خود آخری عمر میں سب سے بڑے مجمع میں مخاطب کر کے حجۃ الوداع کا موقع تھا اُس وقت آپ نے فرمایا کہ بتاؤ، گواہی دو کہ خدا نے جو مجھے پیغام دیا تھا میں نے تم تک پہنچا دیا۔ گواہی دو کہ جو خدا نے مجھے پیغام دیا تھا میں نے تم تک پہنچا دیا اور وہ لاکھوں کا مجمع بتایا جاتا ہے کہ اُس سارے مجمع نے بیک زبان ہو کر گواہی دی۔ آپؐ کو اُن کی گواہی کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ آپ اُن پر گواہ تھے لیکن اپنے دل کی ایک خواہش پوری کرنے کے لئے کہ خدا کے سامنے میں جوابدہ ہوں میرے سامنے یہ لاکھوں خدا کے بندے گواہ ٹھہر جائیں کہ ہاں میں نے حق ادا کر دیا ہے۔ اچھا منتظم خواہ مذہبی ہو یا غیر مذہبی ہو اُس کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر چلے بغیر چارہ ہی کوئی نہیں۔ چاہے نہ چاہے اُسے اس سنت پر عمل کرنا ہی ہوگا اور جہاں نہیں کرے گا وہاں نقصان اُٹھائے گا۔ سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خوبی ہے کہ اس کے اکثر حصے ایسے ہیں جس میں منکرین کے لئے بھی سوائے سنت پر چلے بغیر چارہ نہیں ہے۔ نہیں چلیں گے تو مار کھائیں گے۔ اس لئے جو غلام ہیں، جو عاشق ہیں، جنہوں نے دنیا کو اس غلامی کے رنگ سکھانے ہیں اُن کے لئے تو بہت ہی ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو بڑی باریک نظر سے دیکھیں اور اپنی جان پر اس کو جاری کریں اور اپنے دل سے چمٹا کے بیٹھ جائیں اور پھر اُس سے استفادہ کر کے نیک نمونے دنیا میں ظاہر کریں جو سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کرنے والے نمونے ہوں۔ پس نظام جماعت کے ہر حصے پر اس بات کا اطلاق پاتا ہے۔''

(خطبات طاہر جلد 9 صفحہ 426)

حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرمؐ کی دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرمؐ کی طرف سے کی جانے والی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حجۃ الوداع کے موقع پر جو آپؐ نے دعا کی اس کے الفاظ یہ تھے۔ اے اللہ! تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی تو مخفی نہیں ہے۔ میں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہی تو ہوں۔ تیری مدد اور پناہ کا طالب ہوں، سہما اور ڈرایا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہو کر تیرے پاس چلا آیا ہوں۔ میں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ ہاں تیرے حضور میں ایک ذلیل گنہگار کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینے کی طرح ٹھوکروں سے خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور میرے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ میرا جسم تیرا مطیع ہو کر

سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول کرتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے۔ (مجمع الزوائد ھیثمی مطبوعہ بیروت جلد 3 صفحہ 252 وطبرانی جلد 11 صفحہ 174 بیروت) دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنی تسلیاں اور انعامات ملنے کے باوجود قرآن کریم میں کئی جگہ ان کا ذکر ہے۔ اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھا کہ مَیں ہوں تو اللہ کا ایک بندہ ہی۔ ہوں تو ایک بشر ہی اس لئے آخر تک اس عاجزی کے ساتھ اپنے خدا سے اس کا رحم اور فضل مانگتے رہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 157)

ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جون 2007ء میں حجۃ الوداع کے حوالے سے فرماتے ہیں:

’’پس ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو۔ اگر جذبات کا خیال رکھو گے تو سلامتی میں رہو گے۔ پس ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے جو خصوصیت رکھی ہیں۔ ہر قوم کی اپنی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ تا کہ دائمی پیار و محبت کو قائم رکھ سکو۔ پس (دین حق) کے نزدیک پائیدار سلامتی کے لئے یہی معیار ہے ورنہ جیسا کہ میں نے کہا جتنی بھی سلامتی کونسلیں بن جائیں، جتنی بھی تنظیمیں بن جائیں وہ کبھی بھی پائیدار امن و سلامتی قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتیں اور یہ قرآنی تعلیم پہلے صرف تعلیم کی حد تک ہی نہیں رہی بلکہ آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں اس پر عمل کیا۔ غریبوں سے لاڈ کیا، غلاموں سے پیار کیا، محروموں کو ان کے حق دلوائے، ان کو معاشرے میں مقام دلوایا۔ حضرت بلالؓ جو ایک افریقن غلام تھے وہ آزاد کروا دیئے گئے تھے۔ لیکن اس وقت کوئی قومی حیثیت ان کی معاشرے میں نہیں تھی۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے سلوک نے ان کو وہ مقام عطا فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے بھی ان کو سیدنا بلال کے نام سے پکارا۔ پس یہ ہیں سلامتی کے معیار قائم کرنے کے طریق۔ پھر حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے کھول کر بیان فرما دیا کہ تم سب آدم کی اولاد ہو، اس لئے نہ عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت ہے نہ عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت ہے۔ اسی طرح رنگ نسل بھی تمہاری بڑائی کا ذریعہ نہیں ہیں۔ پس یہ خوبصورت معاشرہ تھا جو آنحضرت ﷺ نے پیدا کیا اور یہی معاشرہ ہے جو آج مسیح موعود کی جماعت نے آنحضرت ﷺ کے حکم کے ماتحت قائم کرنا ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 260)

مکرم مہر محمد زبیر احمد صاحب

ہمارے ابا جان۔ مکرم چوہدری محمد اقبال ناصر صاحب

ہمارے پیارے ابا جان مکرم چوہدری محمد اقبال ناصر صاحب مورخہ 5 مارچ 2014ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں انتقال کرگئے۔ آپ کی نماز جنازہ 9 مارچ کو ناصر آباد شرقی و بعدہ صدر انجمن احمدیہ میں ادا کی گئی، حضور انور نے از راہ شفقت آپ کی نماز جنازہ غائب 26 مارچ کو بیت الفضل لندن میں ادا فرمائی۔

آپ مورخہ 23 دسمبر 1946ء کو مکرم چوہدری مہر اللہ دتہ صاحب آف سدو کی و محترمہ بہشت بی بی صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پرائمری سکول جھیورانوالی ضلع گجرات سے حاصل کی۔ آپ کی والدہ محترمہ بہشت بی بی صاحبہ نے بطور صدر لجنہ سدو کی لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی آپ نے اپنے بچوں کی تربیت، قرآن کریم کی تعلیم اور خلافت سے محبت کا خاص خیال رکھا۔ 1958ء میں محترم والد صاحب کو پہلی دفعہ حضرت مصلح موعود سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ ہمارے والد صاحب اس ملاقات کا ذکر زندگی کے آخری دنوں تک کیا کرتے اور حضرت مصلح موعود کی یادداشت کی بے انتہا تعریف کیا کرتے کہ جب میں حضور سے ملا تو حضور سے مولوی امام دین صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ بہشت بی بی کا چھوٹا بیٹا ہے تو حضور نے فرمایا وہ جو سدو کی کی صدر لجنہ ہیں۔

آپ اپنی ابتدائی زندگی میں ہی تعلیم کے ساتھ زمیندارہ کے کام سے منسلک رہے سکول سے آنے کے بعد اپنے والد صاحب اور بھائی کا ہاتھ بٹاتے۔ 1959ء میں ہمارے دادا جان کا انتقال ہوگیا ہمارے والد صاحب زندگی کے آخری دنوں تک شفقت پدری کا خاص ذکر فرماتے اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ میری اولاد میری طرح اپنے باپ کی شفقت سے محروم نہیں رہی۔ آپ نے آٹھویں کلاس میں داخلہ ربوہ آکر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں لیا بعض مالی مشکلات کے باوجود آپ حضرت مصلح موعود سے بے انتہا محبت اور ربوہ سے پیار کی وجہ سے یہاں آباد ہوئے اور تعلیم کے ساتھ رات کو نوکری کرتے اور اب جب آخری سالوں میں خاکسار آپ سے عرض کرتا کہ آپ باہر کسی ملک میں شفٹ ہوجائیں تو کہا کرتے کہ میں نے زندگی کا بہت بڑا حصہ ربوہ میں گزارا ہے اور میری یہی خواہش ہے کہ میرا آخری سفر بھی یہیں سے شروع ہو۔

1967ء میں آپ نے باقاعدہ خدمت دین شروع کی اور وقف جدید میں بطور کارکن خدمت کی توفیق پائی۔ 1968ء میں میٹرک کرنے کے بعد آپ اپنے بڑے بھائی مکرم چوہدری غلام رسول صاحب جن کی کوئی اولاد نہیں تھی کے اصرار پر کراچی چلے گئے اور ہمیشہ یہی کہتے کہ ہمارے بڑے بھائی نے ہمیں والد کی طرح پیار کیا ہے اور خیال رکھا ہے اسی لئے ان کی خدمت کرنا بھی میرا فرض ہے۔ بعدازاں محترم والد صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور انصار اللہ مرکزیہ میں بھی بطور کارکن لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ خدام الاحمدیہ میں خدمت کے دوران جب 1974ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف شورش برپا ہوئی تو آپ کو بھی باقی احمدیوں کی طرح خدمت کی توفیق ملی آپ بلاخوف و خطر مخالفین کے جلسوں میں ان کی معاندانہ سرگرمیوں پر اطلاع پانے کے لئے شامل ہوجایا کرتے اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو ہر ایک تکلیف سے اور دشمن کے شر سے محفوظ رکھا۔ آپ کا تعلق چونکہ ایک زمیندارہ سے منسلک گھرانے سے تھا لہٰذا آپ ایک عرصہ تک سندھ میں فارم ہاوس پر بطور مینیجر کام کرتے رہے۔

1992ء میں آپ کو صدر انجمن احمدیہ میں بطور انسپکٹر مال آمد خدمت کی توفیق ملی، آپ فیصل آباد اور بعد ازاں سندھ میں خدمات بجالاتے رہے۔ 1994ء میں آپ جماعتی دورہ پر حیدرآباد سندھ تشریف لے گئے نماز جمعہ کے بعد سنتوں کی ادائیگی کے دوران آپ کو دل کی تکلیف ہوئی فوری طبی امداد کے بعد وہاں ہسپتال داخل رہے اور اس کے بعد سفر نہ کرسکنے کی وجہ سے آپ دفتر سے سبکدوش ہوگئے۔

2012ء میں جب خاکسار پاکستان گیا تو مجھ سے کہا کہ میری زندگی کا بہترین حصہ وہی ہے جو میں نے جماعت کی خدمت کی اور میری خواہش ہے کہ میرا جنازہ بھی صدر انجمن احمدیہ میں ہی ہو۔ اپنی اشد بیماری کے باوجود ہمیشہ خدا پر توکل اور کامل یقین تھا۔ انتہائی عاجزی سے ہر ایک سے ملتے اور اپنی بیماری کے باوجود پنجوقتہ نماز بیت الذکر میں ادا کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے بیماری کے باوجود معجزانہ طور پر آپ کو 20 سال زندگی عطا کی۔ 2011ء میں آپ کا سرگودھا روڈ پر ایکسیڈنٹ ہوا جس کے بعد آپ کی صحت کمزور ہو گئی لیکن جیسا کہ محترم والد صاحب دعا کیا کرتے کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے اور کسی کی محتاجی سے بچائے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کسی کی محتاجی سے بچایا اور آخری بیماری میں خود چل کر ہسپتال گئے۔

محترم ابا جان اپنی عائلی زندگی میں ایک انتہائی شفیق باپ تھے، اس کے ساتھ ساتھ تربیت اور دین کے معاملہ میں کسی قسم کی لچک کا مظاہرہ نہ کرتے۔ بڑوں کے احترام پر بہت زور دیتے ایک دفعہ خاکسار چھ یا سات سال کی عمر میں ابا جان کے ساتھ پیدل جارہا تھا کہ اتفاقاً میرا پاؤں ابا جان کے پاؤں سے آگے بڑھ گیا آپ نے انتہائی نرمی سے کہا کہ بیٹا میں اپنی تمام عمر کبھی اپنے بڑے بھائی سے بھی قدم ملا کر نہیں چلا اور خاموش ہوگئے لیکن سختی نہیں کی اور ڈانٹا نہیں اس بات کو خاکسار نے اس دن کے بعد سے اپنی زندگی میں پوری طرح شامل کیا۔ آپ اپنی تمام اولاد سے ہمیشہ کہتے کہ جس قدر تعلیم حاصل کر سکتے ہو کرو کیونکہ میں ابتدائی حالات کی وجہ سے میٹرک کے بعد تعلیم حاصل نہیں کرسکا لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنی زندگی میں کبھی یہ کمی محسوس نہ کریں۔ آپ کی تمام زندگی صلہ رحمی سے عبارت تھی ہمیشہ اپنا کام و کاروبار چھوڑ کر تمام رشتہ داروں کے ہر قسم کے مسائل میں ان کی مدد کرتے اور ہمیشہ یہی کہا کرتے کہ یہ تمام کام میں اللہ تعالیٰ کی ہی دی ہوئی توفیق سے کرتا ہوں اور مجھے اس کے نتیجہ میں کسی قسم کے بدلہ کی خواہش نہیں۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ میرا کم از کم ایک بیٹا دین کے لئے وقف ہو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو اس کام کیلئے چنا۔ خاکسار محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ آپ کہا کرتے کہ میری خواہش ہے کہ جب میرا جنازہ جا رہا ہو تو لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ محمد اقبال ناصر کا جنازہ ہے بلکہ یہ کہیں کہ یہ فلاں مربی کے والد کا جنازہ ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی دوسری خواہشات کے ساتھ یہ خواہش بھی محض اپنے فضل سے پوری کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور والد صاحب کی نیک تربیت کا نتیجہ تھا کہ ہم تمام بہن بھائیوں کو کسی نہ کسی رنگ میں خدمت سلسلہ کہ توفیق ملی۔

اپنی وفات کے وقت آپ نے اہلیہ محترمہ قانتہ یاسمین اقبال صاحبہ، تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 120147 میں فوزیہ سجاد

زوجہ سجاد احمد سہرانی قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو بھڈیار ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ10 مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) طلائی زیورات 2تولہ مالیتی 105000روپے (2)حق مہر 40ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2000روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔فوزیہ سجاد گواہ شدنمبر1۔سجاد احمد سہرانی ولد محمد موسیٰ خان گواہ شدنمبر2۔احسان اللہ ولد محمد یوسف

مسل نمبر 120148 میں ثمرہ مقصود

بنت مقصود احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہڈیارہ ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ثمرہ مقصود گواہ شدنمبر1۔محمد احسن ثمر ولد بشیر احمد گواہ شدنمبر2۔محمد احمد ولد محمد صادق

مسل نمبر 120149 میں امۃ الحفیظ

زوجہ خلیل احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر38سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 22/75 مہران والاضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ2 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) بکریاں 2عدد مالیتی 15ہزار روپے (2)کم عمر بھینس مالیتی 30ہزار روپے (3)زیور طلائی بوزن 1تولہ مالیتی 30ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ امۃ الحفیظ گواہ شد نمبر1۔خلیل احمد ولد میاں جلال الدین گواہ شدنمبر2۔ نذیر احمد ولد محمد صدیق

مسل نمبر 120150 میں خلیل احمد

ولد میاں جلال دین قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر39سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 22/75 ضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 15 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زرعی زمین 4 کنال مالیتی 7لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ 1لاکھ 25ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد خلیل احمد گواہ شدنمبر1۔شہزاد احمد ولد ماسٹر محمد یوسف گواہ شدنمبر2۔انس احمد ولد میاں محمد علی

مسل نمبر 120151 میں شاہدہ پروین

زوجہ ظفر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر40سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناظم پورہ ضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 3مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4700روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامۃ ۔شاہدہ پروین گواہ شد نمبر1۔ریحان احمد ولد اصغر علی بھٹی گواہ شدنمبر2۔نصر احمد ولد ظفر احمد

مسل نمبر 120152 میں نصیر احمد

ولد ظفر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر18سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناظم پورہ ضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 600روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔نصیر احمد گواہ شد نمبر1۔ریحان احمد ولد اصغر علی بھٹہ گواہ شدنمبر2۔نوازش علی ولد رسول بخش

مسل نمبر 120153 میں نورین اختر

بنت انوار احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر20سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 18ر۔ب بہوڑ ضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ5 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1000روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔نورین اختر گواہ شدنمبر1۔ناصر احمد ولد محمد علی گواہ شد نمبر2۔محمد اکمل ولد داؤد محمود احمد

مسل نمبر 120154 میں ثمن حمید

بنت عبدالحمید قوم......پیشہ طالب علم عمر16سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر18ر۔ب بہوڑ ضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 15دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ثمن حمید گواہ شدنمبر1۔ناصر احمد ولد محمد علی گواہ شد نمبر2۔محمد اکمل ولد داؤد محمود احمد

مسل نمبر 120155 میں جاوید جبار

ولد عبدالجبار قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر37سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنجراں والا ضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ5 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 65ہزار روپے سالانہ بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔جاوید جبار گواہ شد نمبر1۔سید سعادت احمد شاہ ولد سید مبارک احمد شاہ گواہ شدنمبر2۔سید سیر نعمان ولد سید لقمان منظور

مسل نمبر 120156 میں مشتاق احمد

ولد مبارک علی قوم......پیشہ زراعت عمر69سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔مکان رقبہ 7مرلہ مالیتی 15لاکھ روپے پلاٹ برقبہ 1 کنال مالیتی 40لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ48000روپے سالانہ بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔مشتاق احمد گواہ شدنمبر1۔عارف رضا ولد مشتاق احمد گواہ شدنمبر2۔انصر محمود عابد ولد نواب دین

مسل نمبر 120157 میں عافیہ ارشاد

زوجہ طاہر احمد چوہدری قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر20سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/8 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ5 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور طلائی 18تولے (2) ڈائمنڈ رنگ مالیتی 20ہزار روپے (3) حق مہر 5ہزار کینیڈین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 5000روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ۔عافیہ ارشاد گواہ شدنمبر1۔راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروز الدین گواہ شدنمبر2۔نوید احمد خورشید ولد خورشید احمد بشیر

مسل نمبر 120158 میں عائشہ ارشاد

بنت محمد ارشاد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر16سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/8 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 5فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ300روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔عائشہ ارشاد گواہ شدنمبر1۔راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروز الدین گواہ شدنمبر2۔نوید احمد خورشید ولد خورشید احمد بشیر

مسل نمبر 120160 میں عافیہ رفیق

بنت محمد رفیق قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر18سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع وملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔طلائی ٹاپس مالیتی 12ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔ عافیہ رفیق گواہ شدنمبر1۔محمد رفیق ولد محمد دین گواہ شدنمبر2۔لال شاہ ولد رحمت شاہ

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 ستمبر 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ صابرہ بی بی صاحبہ

مکرمہ صابرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عید اصاحب مرحوم یوکے مورخہ 29 اگست 2015ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، سادہ مزاج، مہمان نواز، غریب پرور، قناعت پسند، خود دار، صابرہ وشاکرہ، رشتہ داروں اور ہمسایوں سے حسن سلوک کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا، اخلاص اور محبت وعقیدت کا تعلق تھا۔ مرکز سے آنے والے جماعتی مہمانوں کی بڑی خوشی سے مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ اسی طرح اپنے گاؤں میں بیت الذکر کی تعمیر کے دوران کام کرنے والے مزدوروں کا بھی بہت خیال رکھتیں اور جماعتی مخالفت اور بائیکاٹ کے باوجود ہمسایہ خواتین کو ضرورت کی اشیاء مہیا کیا کرتی تھیں۔ آخر دم تک اپنا ہر کام خود اپنے ہاتھ سے کرتی رہیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد سلیم ظفر صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی والدہ تھیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم رضا سلیم جامعہ احمدیہ یوکے میں زیر تعلیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ

مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ کوٹری سندھ مورخہ 15 اگست 2015ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت خواجہ غلام نبی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ آپ لمبا عرصہ کوٹری جماعت کے صدر رہے۔ وکالت کے شعبہ سے منسلک ہونے کی وجہ سے جماعتی مقدمات میں معاونت کی توفیق بھی ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعاگو، متوکل علی اللہ، صابر وشاکر، سادہ مزاج، شفیق، ہمدرد، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ پرجوش داعی الی اللہ بھی تھے۔ دعوت الی اللہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی بروقت کیا کرتے تھے اور خلیفۃ المسیح کی ہر تحریک پر لبیک کہتے تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی عابدہ سلطانہ صاحبہ تھونسبرگ ناروے کی صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہی ہیں۔

مکرم مرزا نور احمد ساجد صاحب

مکرم مرزا نور احمد ساجد صاحب ابن مکرم مرزا نواب دین صاحب آف دارالیمن وسطی ربوہ مورخہ 3 مارچ 2015ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نے کئی سال بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ خدمت کی توفیق پائی۔ چھوٹی عمر میں ہی بیعت کر کے احمدیت قبول کی اور تادم وفات صدق دل سے اس پر قائم رہے۔ عہدیداران کا بے احترام کرتے اور ان کے خلاف کبھی کسی کو گلا شکوہ نہ کرنے دیتے۔ اپنی اولاد میں سے بھی جو دینی کاموں میں مصروف ہوتا اس کی زیادہ قدر کرتے۔ نماز باجماعت کے علاوہ تہجد کا بھی التزام کرتے۔ چندہ جات بھی بڑی باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

مکرمہ طاہرہ حمید صاحبہ

مکرمہ طاہرہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم میاں حمید احمد صاحب مانچسٹر مورخہ 6 اگست 2015ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ آپ کو لاہور میں دو مرتبہ صدر لجنہ حلقہ شالیمار ٹاؤن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ تین سال قبل یوکے شفٹ ہوئی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، جماعتی کاموں میں پیش پیش، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم میاں منصور احمد صاحب نے 28 مئی 2010ء کو لاہور کے سانحہ میں شہادت کا مرتبہ پایا۔ آپ کے دوسرے بیٹے مکرم محمود احمد مبشر صاحب واقف زندگی ہیں اور آجکل طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرمہ صغریٰ اشرف صاحبہ

مکرمہ صغریٰ اشرف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب آف جھنگ مورخہ 2 مارچ 2015ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ کا خلافت کے ساتھ اطاعت اور وفا کا تعلق تھا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، مہمان نواز اور ہر ایک کے دکھ سکھ میں شامل ہونے والی مخلص خاتون تھیں۔ چندہ جات وقت پر ادا کیا کرتی تھیں۔ تدریس کے شعبہ کے ساتھ تعلق تھا۔ اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئیں۔

مکرم محمد احمد اٹھوال صاحب

مکرم محمد احمد اٹھوال صاحب آف بھوڑو چک نمبر 18 ضلع شیخوپورہ مورخہ 17 اگست 2015ء کو وفات پاگئے۔ آپ کو خلافت رابعہ کے دور میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت ملی۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ مکرم سلطان احمد صاحب اٹھوال سابق صدر جماعت برلن جرمنی کے بھائی تھے۔

مکرمہ نگہت یوسف صاحبہ

مکرمہ نگہت یوسف صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا یوسف احمد صاحب موضع باندہ احمد نگر کوہاٹ مورخہ 8 اگست 2015ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

سانحہ ارتحال

❁ مکرم محمد ماجد اقبال صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد عاشق صاحب مرحوم پنشنر دفتر محاسب ساکن دارالیمن شرقی احسان ربوہ مورخہ 26 اگست 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اسی روز بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔ محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ بوجہ شوگر، بلڈ پریشر، گردوں کی انفیکشن اور دل کے عارضے کی وجہ سے بیمار تھیں۔ چند روز سے طاہر ہارٹ میں زیر علاج تھیں۔ آپ نیک، دعاگو، عبادت گزار، اللہ پر توکل کرنے والی اور خلافت سے محبت اور گہری وابستگی رکھنے والی خاتون تھیں۔ ہر ملاقات پر خاکسار کو اپنے لئے دعائیہ خط لکھنے کے لئے کہتی تھیں۔ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنے والی اور راضی برضا طبیعت کی مالک تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کا خاص اہتمام کرتیں۔ خاص طور پر رمضان میں لجنہ کے تحت ہونے والے درس القرآن میں باقاعدہ شامل ہوتیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹے، 2 بیٹیاں، 12 پوتے، 8 پوتیاں، 5 نواسے، 7 نواسیاں اور ان کی اولاد یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ان تمام احباب وخواتین کا ممنون ہے جنہوں نے اس دکھ کی گھڑی میں ہمارے گھر خود تشریف لاکر یا بذریعہ فون تعزیت کی اور ہم سب کی ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم بشیر احمد تبسم صاحب معلم سلسلہ مرید کے ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ تنزیلہ بشیر صاحبہ کے پاؤں کے دو آپریشن ہو چکے ہیں۔ اب تیسرا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب نائب سیکرٹری وصایا ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے مکرم بشارت منصور صاحب مورخہ 31 اگست 2015ء کو علی الصبح شدید ہارٹ اٹیک کے باعث بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں 55 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اسی روز ایوان توحید راولپنڈی میں مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی ضلع راولپنڈی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ باغ احمد قبرستان راولپنڈی میں تدفین کے بعد مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے دعا کروائی۔ مرحوم محترم صوبیدار عبدالوہاب صاحب موضع کوٹ کوڑا ضلع راولپنڈی کے پوتے تھے۔

ان کی وفات پر احباب وخواتین نے گھر پر آکر نیز پاکستان اور بیرون پاکستان سے کثیر تعداد میں احمدی احباب نے بذریعہ فون اظہار تعزیت کیا اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر سے نوازے۔ نیز احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

☆ ☆ ☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار ربوہ
الفضل جیولرز
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

ایم ٹی اے کے پروگرام

24 ستمبر 2015ء

1:00 am	فرنچ سروس
2:00 am	دینی وفقہی مسائل
2:30 am	Kids Time
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30۔اکتوبر 2009ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:00 am	World News
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	الترتیل
6:35 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے
8:10 am	دینی وفقہی مسائل
9:00 am	Faith Matters
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس ملفوظات
11:25 am	یسرنا القرآن
11:45 am	حضور انور کا دورہ بھارت
12:25 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	جاپانی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	درس ملفوظات
5:20 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 ستمبر 2015ء
8:05 pm	آؤ اردو سیکھیں
8:25 pm	مناسک حج
8:45 pm	Persian Service
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:15 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	World News
11:30 pm	حضور انور کا دورہ بھارت

گمشدہ بٹوہ

مکرم عبدالصمد شہاب صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب نظام آباد تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بٹوہ اقصیٰ چوک سے نصیر آباد جاتے ہوئے کہیں گم ہوگیا ہے۔ جس میں اہم دستاویزات بھی ہیں۔ اگر کسی کو ملا ہو تو اس فون نمبر پر اطلاع دیں۔ 0334 6084460 شکریہ۔ یا دفتر صدر عمومی میں جمع کروادیں۔

انتونی وان لیونہاک

جرثوموں کی دریافت کرنے والا ڈچ سائنسدان

انتونی وان لیونہاک (Antony Von Leevonhauk) 1632ء میں ہالینڈ کے ایک قصبے ڈیلفٹ میں پیدا ہوا۔ اس کا تعلق ایک متوسط گھرانے سے تھا۔ جبکہ اس کی جوانی کا بیشتر حصہ قصبے کی سرکاری انتظامیہ میں ایک ادنیٰ عہدے پر کام کرتے ہوئے گزرا۔

لیونہاک کی دریافت کا سبب اس کی خوردبین سے مشاہدہ کرنے کی عادت تھی۔ اس زمانے میں خوردبین بازار میں فروخت کیلئے موجود نہیں ہوتی تھی۔ لیونہاک نے اپنے لئے یہ آلہ خود تیار کیا۔ وہ کوئی پیشہ ور عدسہ ساز نہیں تھا نہ ہی اس شعبے میں اس نے کوئی تربیت حاصل کی تھی لیکن اس کی قابلیت واقعتاً غیر معمولی تھی اور وہ اس دور کے پیشہ وروں سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ تھی۔

مرکب خوردبین لیونہاک سے تقریباً ایک نسل قبل ایجاد ہو چکی تھی لیکن اس نے اسے استعمال نہ کیا۔ اس کی بجائے اس نے مختصر طول ماسکہ (Focal) والے عدسوں کو محتاط اور درست انداز میں رگڑ کر نرم کیا۔ جس سے اسے زیادہ طاقت والے عدسے حاصل ہوئے جو پہلے کسی مرکب خوردبین میں موجود نہیں تھے۔ لیونہاک کا ایک انتہائی محتاط مشاہد تھا اپنے نفیس عدسوں کی مدد سے اس نے متنوع اشیاء کا مشاہدہ کیا۔

1673ء کے بعد لیونہاک نے انگلینڈ کی ''رائل سوسائٹی'' سے خط وکتابت کا سلسلہ شروع کیا۔ جو اس دور کا ممتاز سائنسی ادارہ تھا۔ اعلیٰ تعلیم سے اپنی محرومی کے باعث اسے ''ڈچ'' کے علاوہ کوئی دوسری زبان نہیں آتی تھی۔ 1680ء میں وہ اس ادارے کا ایک رکن منتخب ہوگیا۔

وہ پیرس میں ''اکیڈمی آف سائنسز'' کا بھی نمائندہ بنا۔ اس نے دو شادیاں کیں اور اس کے 6 بچے ہوئے۔ زندگی کے آخری برسوں میں بھی وہ تندہی کے ساتھ کام کرتا رہا۔ بڑے بڑے اکابرین اس سے ملاقات کے لئے آئے۔ جن میں زار روس پیٹر اعظم اور ملکہ انگلستان شامل ہیں۔ لیونہاک 1723ء میں 90 سال کی عمر میں ڈیلفٹ میں فوت ہوا۔

لیونہاک نے متعدد اہم دریافتیں کیں۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے 1677ء میں ''کرم منی'' (Spermatoza) کی وضاحت کی۔ وہ خون کے سرخ ذرات کی تصریح کرنے والے ابتدائی لوگوں میں شامل ہے۔ اس کی سب سے اہم دریافت 1674ء میں سامنے آئی۔ جب اس نے پہلی بار جرثوموں کی موجودگی ثابت کی۔ اس نے متعدد انواع کے بیکٹیریا دریافت کئے۔ تاہم لیونہاک کی عظیم دریافتوں کا عملی اطلاق دو صدیوں کے وقفہ کے بعد لوئی پاسچر کے دور میں ممکن ہوسکا۔

(شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

ربوہ میں طلوع وغروب 18 ستمبر

طلوع فجر	4:31
طلوع آفتاب	5:51
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	6:14

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

18 ستمبر 2015ء

8:05 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:15 am	لقاء مع العرب
11:55 am	حضور انور کا دورہ بھارت 25 نومبر 2008ء
1:15 pm	راہ ہدیٰ
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 ستمبر 2015ء

یکم ستمبر سے عید سیل میلہ
لیڈیز فینسی ورائٹی + کالج پمپس Rs.350/-
رشید بوٹ ہاؤس
گولبازار ربوہ 047-6213835

اٹھوال فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل
جلدی آئیں فائدہ اُٹھائیں
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
با اخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364, 047-6550653

FR-10

کریسنٹ فیبرکس
عید سپیشل آفر
ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز۔ کاٹن لان اور لیلن کے فینسی بوتیک سوٹ۔ سلے سلائے سوٹ نیز میچنگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: ولید احمد ظفر ولد مرتضیٰ احمد
0333-1693801

مکان برائے فروخت
محلہ نصرت آباد میں واقع پانچ مرلہ مکان فرنٹ 52 فٹ زمینی میٹھا پانی چھت لنٹر 2 بیڈ بمعہ اٹیچ باتھ، ڈرائنگ روم، TV لاؤنج کچن، کورڈ ایریا، مکمل ٹائیل چائنہ
رابطہ 0333-9791047
0301-3553623

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل
100% معیاری رزلٹ
سہولت آپکی دہلیز پر
وقت ہمارا بچت آپکی
لیڈیز کیلئے لیڈیز سٹاف
اب اہلیان ربوہ کو خون، پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں مثلاً ہیپاٹائٹس بی اور سی کے ہر قسم کے ٹیسٹ اور PCR مثلاً HCV BY PCR QUANTITATIVE , HCV BY PCR QUALITATIVE
HBV DNA BY PCR QUANTITATIVE, HBV DNA BY PCR QUALITATIVE, HCV BY PCR GENOTYPING آپریشن سے نکلنے والی غدود، پتہ، رسولی وغیرہ کے BIOPSY ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں یہاں سے ہی آن لائن رپورٹ حاصل کریں۔ اپنا قیمتی وقت اور اضافی خرچ بچائیں۔
روٹین کے ٹیسٹ: نیز ہڈیوں سے متعلقہ تمام ٹیسٹ جوڑوں، گھٹنوں، گینٹھیاں وغیرہ
CA-125, IGE, VIT-D LEVEL, T3,T4,TSH(TFT), HBA1C, HBS AG, ANTI HCV, BY ELISA روزانہ کی بنیاد پر پرفارم کئے جاتے ہیں
کینسر کی ابتدائی تشخیص، الرجی کی ابتدائی تشخیص، ہڈیوں میں VIT-D کی کمی، اعصابی تناؤ تھکاوٹ کاہلی سستی، تین ماہ کا شوگر ریکارڈ، ہیپاٹائٹس B، ہیپاٹائٹس C
گائنی سے متعلقہ ٹیسٹ: ہارمونز لیول ESTRADIOL PROLECTHN LH FSH روزانہ کی بنیاد پر پرفارم کئے جاتے ہیں
☆ بیرون شہر سے آنے والے تمام وزٹنگ کنسلٹینٹ اور لاہور، فیصل آباد، سرگودھا کے ڈاکٹر صاحبان کے تجویز کردہ ٹیسٹ پرفارم کئے جاتے ہیں۔ ☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلہ میں ریٹ 50% تک کم
☆ ایک فون کال پر گھر سے سیمپل بلا معاوضہ کولیکٹ کرنے کی سہولت۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% خصوصی رعائیت۔ مستحق مریضوں کیلئے 5% خصوصی رعائیت۔
☆ اپلائی کرنے والے احباب وخواتین ریکوائرمنٹ کے مطابق تمام ٹیسٹوں سے مستفید ہوسکتے ہیں۔
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476215955
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ